۵۷۶۹..... حیادس حصے ہیں نو درجے عورتوں میں اور ایک درجہ مردوں میں ہے۔فردوس عن ابن عمر

۵۷۷۰..... میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کرو جیسے اپنی قوم کے نیک شخص سے حیا کرتے ہو۔

الحسن بن سفیان، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن یزید بن الازور، مرسلاً

۵۷۷۱..... سب سے پہلے اس امت سے حیا اور امانت اٹھالی جائیں گی۔القضاعی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۵۷۷۲..... حیا اسلام کا ایک طریقہ ہے اور بے ہودہ گوئی آدمی کی ملامت (کا سبب) ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۵۷۷۳..... حیا اور کم گوئی ایمان کا حصہ ہیں، اور وہ دونوں جنت کے قریب کرتے ہیں اور جہنم سے دور کرتے ہیں، فحش گوئی اور بے ہودہ گوئی شیطان کی طرف ہیں، اور وہ دونوں جہنم کے قریب کرتے اور جنت سے دور کرتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

تشریح: ..... خوب سوچ لینا چاہیے کہ فحش اور بے ہودہ گوئی کتنے بڑے گناہ ہیں!

۵۷۷۴..... اس امت سے سب سے پہلے امانت اور حیا اٹھالی جائے گی، سو اللہ تعالیٰ سے ان دونوں کا سوال کرو۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة

۵۷۷۵..... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد وجڑ حیا اور اچھے اخلاق ہیں۔فردوس عن انس

۵۷۷۶..... اگر حیا کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ نیک مرد ہوتا۔طبرانی فی الاوسط، خطیب عن عائشہ

۵۷۷۷..... جو شخص لوگوں سے حیا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے بھی حیا نہیں کرتا۔طبرانی فی الکبیر عن انس

تشریح: ..... بالکل ایسے ہی جیسے جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔

۵۷۷۸..... کہا جاتا تھا: لوگوں نے جو نبوت کے کلام سے بات پائی وہ یہ ہے: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی الطفیل

۵۷۷۹..... لوگوں نے جو پہلی نبوت کے کلام سے جو بات پائی وہ بات یہ ہے: جب تو بے حیا بن جائے تو جو چاہے کرتا پھر۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی مسعود، مسند احمد عن حذیفہ

۵۷۸۰..... لوگوں نے سابقہ نبوت کی جو آخری بات پائی وہ یہ تھی: جب تو بے حیا ہو جائے تو جو چاہے کر۔

ابن عساکر فی تاریخہ عن ابی مسعود، البدری الانصاری

الاکمال

۵۷۸۱..... حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا سبب) ہے، اگر حیا کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ نیک مرد ہوتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۵۷۸۲..... اسے حیا کرنے سے منع نہ کرو چھوڑ و اس واسطے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ

تشریح: ..... کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو (کم) حیا کرنے کی نصیحت کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا، پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی۔

۵۷۸۳..... ہر چیز کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے اخلاق حیاء ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

تشریح: ..... گویا بے حیا شخص کا اسلام سے کوئی سروکار ہی نہیں۔

۵۷۸۴..... حیاء خیر کی بات ہی پیدا کرتی ہے۔الحسن بن سفیان وابونعیم عن اسیر بن جابر

تشریح: ...... حیا جب سراپا بھلائی ہے تو بھلائی سے کونسی برائی رونما ہوتی ہے؟!

۵۷۸۵ ..... حیا سراسر بھلائی ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن عمران بن حصین

۵۷۸۶ ..... تجھے حیا سے بھلائی ہی حاصل ہوگی۔ ابن سعد، بخاری فی تاریخه والحسن بن سفیان ابویعلی فی مسنده والبغوی وابن السکن وابن قانع وابونعیم وابن شاهین، ابن ابی شیبه، عن اسیر بن عمرو الکندی وماله غیره

۵۷۸۷ ..... حیا پاکدامنی اور زبان کی بندش نہ کہ عقل اور دل کی بندش (یہ تینوں اوصاف) ایمان کا حصہ ہیں یہ آخرت میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا میں سے کم کرتی ہیں اور آخرت میں ان کا اضافہ دنیا کے نقصان سے بڑھ کر ہے، جبکہ لالچ، فحش اور بے حیائی نفاق سے (پیدا ہوتی) ہیں اور یہ آخرت میں کمی کرتی ہیں اور دنیا میں اضافہ کرتی ہیں اور آخرت میں جو نقصان کرتی ہیں وہ دنیا میں اضافہ سے کئی زیادہ ہے۔

یعقوب بن سفیان، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء بیهقی فی السنن، خطیب، ابن عساکر عن طریق ایاس بن معاویه بن قرة المزنی عن ابیه عن جده

تشریح: ..... یعنی حیا، پاکدامنی اور تحمل کر بات نہ کرنے سے دنیا کا نقصان تو ہوتا ہے لیکن آخرت میں درجات میں اضافہ ہوتا ہے اس کے برعکس لالچ فحش اور بے حیائی سے دنیاوی منافع تو کچھ وقت کے لیے حاصل ہوجاتے ہیں لیکن آخرت کا نقصان اس سے بڑھ کر ہے۔

۵۷۸۸ ..... اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے حصے تقسیم کردیئے ہیں۔

بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

حیاء ظاہر و مخفی ہر حال میں لازم ہے

۵۷۸۹ ..... جو شخص اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا وہ تنہائی میں بھی اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا۔ ابونعیم فی المعرفة عن محمد بن الجهم فرماتے ہیں: کہ محمد بن عثمان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے جبکہ مجھے نہیں لگتا کہ یہ صحابی ہیں۔

تشریح: ..... اس لیے کہ نیکی کا جو کام انسان سامنے نہیں کرسکتا وہ تنہائی میں کہاں کرتا ہوگا؟!

۵۷۹۰ ..... حیا کی کمی کفر (کا باعث) ہے۔ الحکیم والشیرازی، فی الالقاب عن عقبه بن عامر

تشریح: ..... وہ پہلے بے حیا بن کے پردۂ اسکرین پر آئی پھر اور آگے بڑھی یہاں تک کہ ہندوستان پہنچی اور دولت وعزت کی طلب میں ایک ہندو سے شادی کرلی یوں بے حیائی کفر کا ذریعہ بن گئی۔

۵۷۹۱ ..... جس میں حیا نہیں اس کا دین نہیں اور جس کے اندر دنیا میں حیا نہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ دیلمی عن عائشه رضی الله عنها

جب دینداری نہیں تو جنت کی حقداری کاہے کی؟

۵۷۹۲ ..... نیکی سب کی سب صدقہ ہے اہل جاہلیت کا نبوت کی جس آخری بات سے تعلق ہے وہ یہ ہے کہ جب تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کرتا پھر۔

مسند احمد والرویانی والخطیب، سعید بن منصور عن حذیفه

۵۷۹۳ ..... انبیاء کی صرف یہی بات باقی رہی، لوگ کہتے ہیں: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔ ابن منده عن ابی مسعود البدری الانصاری

یہ حدیث پہلے ۵۷۸۰ میں گزر چکی ہے۔

۵۷۹۴ ..... جو شخص کوئی بات جو اس نے کہی یا اس سے کہی گئی اور وہ (کہنے یا سننے میں) حیا نہ کرے تو وہ حرامی ہے اس کی ماں ناپاکی کی حالت میں حاملہ ہوئی۔ طبرانی عن عبیدالله بن عمر بن شویفع عن جده عن شویفع

تشریح: ..... یعنی حلالی شخص حیا والی بات سے حیا کرتا ہے اور جسے کوئی پرواہ نہ ہو تو وہ وہی ہے۔

۵۷۹۵ ..... لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ شیطان ان کی اولاد میں بھی شرکت کرنے لگیں گے کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، لوگوں نے پوچھا: ہم اپنی اولاد کو ان کی اولاد سے کیسے پہچان سکیں گے؟ آپ نے فرمایا حیا اور مہربانی کی کمی کی وجہ سے۔

ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۹۶۔۔۔ دوعادتیں عرب کے اخلاق سے ہیں جو دین کا ستون ہیں (اور ڈر ہے کہ) عنقریب لوگ انہیں چھوڑ دیں گے، حیا اور اچھے اخلاق۔

ابو الشیخ عن ابن عمر

تشریح:۔۔۔ عصر حاضر میں یہ خدشہ چڑھتے سورج کی طرح پختہ ہوتا جارہا ہے۔

۵۷۹۷۔۔۔ بندے سے سب سے پہلے حیا چھینی جاتی ہے تو وہ انتہائی ناپسندیدہ اور نفرت زدہ ہوجاتا ہے پھر اس سے امانت چھین لی جاتی ہے تو وہ خیانت کرنے والا اور جس سے خیانت کی جاتی ہے وہ بن جاتا ہے پھر اس سے رحم کونکال لیا جاتا ہے تو وہ سخت زبان اور سخت دل ہوجاتا ہے اور اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ اور ہار اتار پھینکتا ہے یوں وہ ایسا ملعون شیطان بن جاتا ہے جس پر بہت بہت پھٹکار بھیجی جاتی ہے۔ الدیلمی عن انس

تشریح:۔۔۔ اس لیے کہا جاتا ہے: چھوٹی چیزیں بڑی چیزوں کی محافظ ہوتی ہیں پتوں سے شاخیں اور شاخوں سے پورے درخت اور مجموعہ درخت سے تنے کی اور تنے سے جڑوں کی حفاظت ہوتی ہے۔

مبغوض شخص کی علامت

۵۷۹۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ناپسند کرتے ہیں تو اس سے حیا کھینچ لیتے ہیں سو جب اس سے حیا چھین لیتے ہیں تو تو جب بھی اسے ملے گا تو وہ تجھے انتہائی ناپسند اور مبغوض ہوگا، اور اس سے امانت (بھی) چھین لیتے ہیں پس جب اس سے امانت چھین لیتے ہیں تو پھر اس سے رحمدلی بھی کھینچ لیتے ہیں اور جب اس سے رحمدلی چھین لیتے ہیں تو اس سے اسلام کا قلادہ بھی چھین لیتے ہیں پھر جب بھی تو اسے ملے گا تو اسے دھوکا دینے والا شیطان ہی پائے گا۔ بیھقی عن ابن عمرو

تشریح:۔۔۔ اپنی سستی اور غفلت سے اپنی نااہلیت کو ثابت کردیا اور ایک عظیم نعمت سے محروم ٹھہرا۔

۵۷۹۹۔۔۔ یوں نہ کہو کہ فلاں شخص کو حیا نے خراب کردیا، اگر تم نے یوں کہا ہوتا کہ حیا نے اسے درست کردیا، تو تم نے سچ کہا ہوتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۸۰۰۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حیا کے دس (۱۰) حصے (لوگوں میں) تقسیم کیے ہیں جس میں سے نو (۹) حصے عورتوں میں رکھے اور مردوں میں ایک ہی حصہ رکھا، اگر ایسی بات نہ ہوتی، تو وہ تمہارے مردوں تلے ایسے ہی گرتی پڑتیں جیسے چوپایوں کی مائیں اپنے نروں تلے گرتی پڑتی رہتی ہیں۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تیزی اور چستی

۵۸۰۱۔۔۔ نشاط میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

تشریح:۔۔۔ کسی جسمانی یا ذہنی بیماری کے علاوہ کی سستی قابل مذمت ہے، جس کی تفصیل فطرتی ونفسیاتی باتیں، مطبوعہ نور محمد میں ملے گی۔

۵۸۰۲۔۔۔ نشاط اہل قرآن پہ طاری ہوتی ہے ان کے سینوں میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔ ابن عدی فی الکامل عن معاذ

تشریح:۔۔۔ اس سے وہ لوگ خوب اندازہ لگالیں جنہوں نے قرآن مجید یاد کرکے اور بعضوں نے تو کنارے پر پہنچنے سے پہلے ہی ۲۶، ۲۷ پارے یاد کرکے بھلادیا، یہ لوگ اگر اس نعمت کی قدر کرتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

۵۸۰۳۔۔۔ چستی میری امت کے صلحاء اور نیک لوگوں پر ہی ہوتی ہے پھر وہ ڈھل جائے گی۔ فردوس عن انس

تشریح:۔۔۔ معلوم ہوا کہ معصیت سے سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے خصوصاً نیکی کے کاموں میں جیسے نماز، ذکر، تلاوت وغیرہ۔

۵۸۰۴۔۔۔ نشاط میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوگی۔ طبرانی عن ابن عباس

۵۸۰۵۔۔۔۔۔میری امت کے بہترین لوگ وہ چست لوگ ہیں کہ جب انہیں غصہ آئے تو وہ اسے پی جاتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن علی

۵۸۰۶۔۔۔۔۔حامل قرآن سے بڑھ کر کوئی شخص نشاط کا حقدار نہیں، اس کے سینہ میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔

ابونصر السجزی فی الابانة فردوس عن انس

الاکمال

۵۸۰۷۔۔۔۔۔اپنے سینوں میں قرآن جمع کرنے والوں پہ نشاط طاری ہوتی ہے۔ الدیلمی عن معاذ

۵۸۰۸۔۔۔۔۔نشاط و چستی صرف میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس

بردباری اور حوصلہ مندی

۵۸۰۹۔۔۔۔۔انسان بردباری کی وجہ سے روزے دار عبادت گزار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اور وہ جبار لکھا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے گھر والوں کا مالک ہوتا ہے۔ حلیة الاولیاء عن علی

تشریح:۔۔۔۔۔بردباری کا اجر کتنا عظیم ہے! اور ہم یہ کردیں گے وہ کردیں گے، ایسا کہنے والے فقط اپنے گھر کے شیر ہوتے ہیں۔

۵۸۱۰۔۔۔۔۔بردبار شخص دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔ خطیب عن انس

تشریح:۔۔۔۔۔سرداری سے مراد کسی گروہ، جماعت اور قبیلہ کی سرداری مراد ہے۔

۵۸۱۱۔۔۔۔۔(اے اشج) تم میں دو ایسی عادتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں بردباری اور حوصلہ مندی۔ مسلم، ترمذی عن ابن عباس

تشریح:۔۔۔۔۔اشج قبیلہ کے سردار تھے، ان کے سر میں زخم کا نشان تھا جس سے ان کا نام پڑ گیا، ان کا قصہ یہ ہوا کہ جب یہ اپنے قبیلہ کے ہمراہ اسلام لانے کی غرض سے مدینہ حاضر ہوئے تو تمام لوگ سامان سنبھالے اور اونٹ باندھے بغیر دربار نبوت میں میلے کچیلے سفر سے آلودہ کپڑے پہنے جا پہنچے، جبکہ حضرت اشج نے سامان اتارا، اونٹوں کو باندھا اور کپڑے بدل کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو تاخیر کی وجہ بتانے پر آپ علیہ السلام نے ان سے یہ فرمایا۔

۵۸۱۲۔۔۔۔۔اے اشج تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے حلم و حوصلہ مندی۔ ابن ماجہ عن ابی سعید

۵۸۱۳۔۔۔۔۔قریب تھا کہ حلیم و عقلمند شخص نبی ہو جاتا۔ خطیب عن انس

تشریح:۔۔۔۔۔یعنی ان صفات سے ان کا سینہ صاف ستھرا ہو جاتا اور یہ صفات نبوت کی صفات تھیں لیکن اب خاتم النبیین کے بعد اس کا امکان ہی ختم ہو گیا۔

۵۸۱۴۔۔۔۔۔کسی اذیت کی بات کو سن کر اس پر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں، لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد پکارتے ہیں اور اس کے شریک بناتے ہیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ انہیں عافیت میں رکھتا اور انہیں رزق دیتا ہے۔ بخاری مسلم عن ابی موسیٰ

۵۸۱۵۔۔۔۔۔وہ شخص بردبار نہیں جو بھلائی کے ساتھ گزر بسر نہ کرے، جس کے ساتھ اس کی گزر بسر ضروری ہے یہاں تک کہ لیے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس سے نکلنے کا راستہ بنا دے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی فاطمہ الایادی

تشریح:۔۔۔۔۔اسی کا نام تقویٰ ہے کہ کسی چیز کے ہوتے ہوئے اس سے بچنا، سخت گرمی ہے ٹھنڈے پانی کے چشمے موجود، شہروں میں فریج، لیکن ان سب کے ہوتے ہوئے روزہ دار شخص صبر کرتا ہے ایک شخص ہے کسی سے میل جول نہیں رکھتا، کسی سے بولتا نہیں، وہ کسی کی غلط بات پر کیا غصہ کرے گا اور کیا برداشت سے کام لے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جو مؤمن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مؤمن سے بہتر ہے جو ان سے ملتا

خیال رکھنا یہ سارے امور حکم کے درجہ میں ہیں اس سے آگے بڑھنا نامناسب ہے، جس کی طرف حدیث بالا میں تفصیل گزر چکی ہے

۵۷۵۴...... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس سے حیا چھین لیتے ہیں جب اس سے حیا چھین لی جائے تو اسے ناپسندیدہ اور مبغوض ملے گا، اور جب تو اسے اس حالت میں ملے کہ وہ تجھے مبغوض و ناپسندیدہ ہو تو اس سے امانت چھین لی جائے گی، اور جب اس سے امانت چھین لی جائے تو اس سے اس حالت میں ملے کہ وہ خائن ہے اور اس سے خیانت کی جاتی ہے تو اس سے رحمت چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھین لی جائے تو اسے اس حال میں ملے گا کہ وہ مردود اور ملعون ہوگا تو اس کے گلے سے اسلام کا قلادہ (ہار) چھین لیا جائے گا۔

ابن ماجه عن ابن عمر

۵۷۵۵...... حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں جب ایک سلب کر لیا جائے تو دوسرا اس کے پیچھے ہو لیتا ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی الله عنه

حیاء اور ایمان کا تعلق

۵۷۵۶...... حیا اور ایمان دونوں جوڑ دیئے گئے ہیں، جب ایک ختم ہو جائے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حاکم، حلیة الاولیاء، بیهقی فی شعب الایمان عن انس رضی الله عنه

۵۷۵۷...... ہر دین کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے اخلاق حیا ہے۔ ابن ماجه عن انس وابن عباس

۵۷۵۸...... حیا ایمان کا حصہ ہے۔ مسلم، ترمذی، عن ابن عمر

۵۷۵۹...... ایمان اور حیا ایک ساتھ ملے ہوئے ہیں دونوں اکٹھے ہی ختم ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ

۵۷۶۰...... حیا اور ایمان دونوں اکٹھے ملے ہوئے ہیں جب ایک ختم ہو تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حلیة الاولیاء، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی الله عنه

۵۷۶۱...... حیا ہی پورا دین ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن قرة

۵۷۶۲...... حیا ساری کی ساری بھلائی و بہتری ہے۔ مسلم، ابوداؤد عن عمران بن حصین

۵۷۶۳...... حیا سے خیر ہی پیدا ہوتی ہے۔ بخاری مسلم عن عمران بن حصین

۵۷۶۴...... حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا ذریعہ) ہے۔ بے ہودہ گوئی جفا کا حصہ ہے اور جفا جہنم میں (جانے کا ذریعہ) ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

۵۷۶۵...... حیا اور کم گوئی ایمان کے دو جز ہیں (جبکہ) بے ہودہ گوئی اور بیان نفاق کے دو جزء ہیں۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی امامة

تشریح:...... مراد ہر وقت کی بڑبڑ اور ٹرٹر ہے، حق بات اگر اچھے انداز سے کرنے والا ہو تو سننے کو بھی جی چاہے۔

۵۷۶۶...... حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں، جب ایک سلب کر لی جائے تو دوسری اس کے پیچھے ہو لیتی ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی الله عنه

۵۷۶۷...... حیا زینت (کا باعث) ہے اور تقویٰ عزت (کا سبب) ہے، بہترین سواری صبر ہے اور اللہ تعالیٰ سے کشادگی کا انتظار عبادت ہے۔

الحکیم عن جابر

۵۷۶۸...... حیا ایمان کا حصہ ہے اور میری امت میں سب سے باحیا عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

مطلب یہ کہ باقی لوگ بھی باحیا ہیں لیکن عثمان پر حیا کا غلبہ ہے۔

نہیں اور نہ ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے۔

۵۸۱۶..... بردباری و برداشت کس قدر زینت بخشنے والی صفت ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس، ابن عساکر عن معاذ

۵۸۱۷..... جتنا مجھے ستایا گیا اتنا کسی اور کو نہیں ستایا گیا۔ حلیۃ الاولیاء و ابن عساکر عن جابر

تشریح:.....اگرچہ ہر نبی کو اذیتیں دی گئیں لیکن انہیں صرف اپنی اپنی قوم سے تکلیف پہنچی جبکہ ہمارے نبی آخر زمان کو اپنی قوم کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب مثلاً یہود و نصاریٰ سے اذیتیں پہنچیں اس لیے آپ کی اذیت دوسروں سے بڑھ کر ہوئی، تفصیل کے لیے دیکھیں ''فطرتی باتیں'' مطبوعہ نور محمد آرام باغ کراچی۔

۵۸۱۸..... اللہ تعالیٰ کے لیے جس طرح مجھے ستایا گیا کسی کو نہیں ستایا گیا۔ حلیۃ الاولیاء عن انس

۵۸۱۹..... کسی بندے کا گھونٹ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کے گھونٹ سے افضل نہیں، جسے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کی رضا جوئی کے لیے پی جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

تشریح:.....غصہ ہمیشہ خلاف طبیعت کام سے آتا ہے، یہ معاملہ کبھی ہم نشینوں سے پیش آتا ہے اور کبھی اجنبیوں سے، اس واسطے ہم نشینوں میں برداشت سے اور اجنبیوں میں زبان کو قابو میں رکھ کر غصہ کو پینا پڑتا ہے۔

۵۸۲۰..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی گھونٹ کا اجر اس غصہ کے گھونٹ سے زیادہ نہیں جسے کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے پی جائے۔

ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

غصہ پینے کی فضیلت

۵۸۲۱..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھونٹ، غصہ کے گھونٹ سے پسندیدہ نہیں جسے کوئی بندہ پی جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ ایمان سے بھر دے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عباس

تشریح:.....مراد سینہ ہے، اس لیے کہ دوسری احادیث میں زبان اور اس کے گرد و نواح کے اعضاء کو ایک حصہ اور پیٹ اور اس کے آس پاس والے اعضاء ایک حصہ شمار کیے گئے ہیں۔

۵۸۲۲..... جس شخص نے اس حالت میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

تشریح:.....قدرت دستی ہو یا زبانی یا قلبی، بعض لوگ غصہ میں ہاتھ لات برساتے ہیں کچھ بے دست و پا زبان سے مدمقابل کو ہٹاتے ہیں اونچی نہ سہی دبے الفاظ میں گالی ہی دے دیتے ہیں اور ایک صفت ایسی ہے جن کے اعضاء ہلتے ہیں نہ زبان میں جنبش ہوتی ہے بس دل سے آہ یا صدا نکلتی ہے ہر ایک کو اس کی قدرت کے مطابق اجر ملے گا۔

۵۸۲۳..... جس شخص نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن و ایمان سے بھر دے گا اور جس نے عاجزی و انکساری کی وجہ سے خوبصورت لباس باوجود قدرت کے ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے عزت و شرافت کا لباس پہنائیں گیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کی شادی کرائی تو اللہ تعالیٰ اسے بادشاہ کا تاج پہنائے گا۔ ابو داؤد عن وهب

تشریح:..... ہمیشہ خوبصورت یا خستہ لباس پہننا افراط تفریط ہے حدیث میں جس امر کی طرف اشارہ ہے وہ کبھی کبھار کا عمل ہے، جیسا حدیث میں آتا ہے کہ کبھی ننگے پاؤں بھی چل لیا کرو دوسروں کی شادی ضروری نہیں کہ رشتہ تلاش کر کے کرائی جائے، لڑکی والوں کی جہیز دے کر اور لڑکے والوں کی ولیمہ کی رقم دے کر مدد کرنا بھی اس فضیلت میں شامل ہے۔

۵۸۲۴..... جس نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کے روبرو بلائیں گے،